نوٹ

22

محمد علوی

شاعر کا تعارف

محمد علوی کا تعلق گجرات کے مشہور صنعتی شہر احمد آباد سے ہے۔ان کی پیدائش 10 اپریل 1927 میں ہوئی۔ان کے خاندان میں مذہبی وثقافتی روایات کی پاسداری کو ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے، محمد علوی کی شاعری اس فکر اور روایت کی بھرپور نمایندگی کرتی ہے۔

1960 کے بعد اردو کے جدید شاعروں میں اپنی پہچان قائم کرنے والوں میں محمد علوی کو اپنے مخصوص انداز بیان اور لب ولہجہ کی وجہ سے ایک خاص اور منفرد مقام حاصل ہے۔محمد علوی نے غزلیں اور نظمیں دونوں کہی ہیں اور انہیں دونوں صنفوں پر برابر عبور حاصل ہے۔علوی کی شعری کائنات میں ذاتی حالات وکیفیات کے ساتھ ساتھ فطرت، گاؤں کے مناظر، کھیت کھلیان، گھر خاندان، بیوی بچے، گلی، محلّہ یعنی درمیانہ مسلم سماج کی تہذیبی، ثقافتی، مذہبی صورت حال اور ماضی کی یادوں کو مرکزی مقام حاصل ہے۔اسی لیے علوی کی شاعری میں پیڑ، پودے، چرند، پرند اور دیہی وقصباتی زندگی سے متعلق الفاظ کثرت کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔علوی کی شاعری کے اب تک چار مجموعے ''خالی مکان'' (1936) ''آخری دن کی تلاش'' (1968) ''تیسری کتاب'' (1978) اور ''چوتھا آسمان'' (1991) اور ایک کلیات ''رات ادھر اُدھر روشن'' (1995) شائع ہو چکے ہیں۔ہندوستانی زبانوں کے سب سے بڑے ادبی ادارے ساہتیہ اکادمی نے محمد علوی کی شاعرانہ قدر و قیمت کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ'' سے سرفراز کیا۔محمد علوی نے اپنی شاعری کے بارے میں خود کہا ہے ؎

باتیں کہی کہی سی ہیں
پھر بھی نئی نئی سی ہیں

محمد علوی کے اشعار میں لطافت، مسرت اور تازگی کا راز یہی ہے کہ وہ اپنے شعری ہنر سے مانوس الفاظ کو ایک ایسے انوکھے معنی

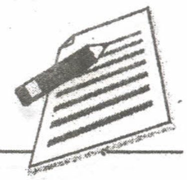

نوٹ

کی طرف موڑ دیتے ہیں کہ کہی کہی سی باتیں نئی نئی سی لگنے لگتی ہیں اس طور پر محمد علوی کی شاعری سہل ممتنع سے عبارت ہے ——
اس سبق میں، ہم محمد علوی کی جس غزل کا مطالعہ کریں گے، اس میں زبان اور بیان دونوں سطحوں پر ان کی شاعرانہ خصوصیات موجود ہیں۔

مقاصد

اس غزل کو پڑھنے کے بعد آپ:

- غزل کے اشعار کی تشریح اور تحسین کر سکیں گے؛
- غزل میں استعمال کیے گئے الفاظ، تراکیب، کہاوتوں اور ان کے استعمال سے واقف ہو سکیں گے؛
- محمد علوی کے اندازِ بیان اور شاعرانہ خصوصیات سے واقفیت حاصل کر سکیں گے؛
- شاعر اور خاص طور سے غزل میں الفاظ کے استعمال کے فن کی باریکیوں سے آگاہ ہو جائیں گے؛
- دیہی اور قصباتی زندگی کی غزل میں شمولیت کا ہنر سیکھ سکیں گے۔

22.1 اصل سبق

آیئے اب غزل کا مطالعہ کریں:

غزل

دروازے پر پنجرے میں طوطا ہوگا
جھوٹے برتن گھر میں کوئی دھوتا ہوگا

اب بھی گاؤں میں نوٹنکی آتی ہوگی
کٹھ پتلی کا کھیل اب بھی ہوتا ہوگا

پھر اپنا بچپن آنکھوں میں گھوم گیا
اک بچہ سکول میں پھر روتا ہوگا

سارا جنگل بھرا ہوا ہے پیڑوں سے
جنگل میں بھی پیڑ کوئی بوتا ہوگا
کس نے گھر کی پہلی اینٹ رکھی ہوگی

نوٹنکی: ایک قسم کا ڈرامائی کھیل جس میں رقص وموسیقی کے ساتھ تماشے دکھائے جاتے ہیں۔
کٹھ پتلی: کاٹھ یعنی لکڑی کی مورتی یا گڑیا جسے بہت باریک تاروں کے ذریعے انگلیوں کی مدد سے نچایا اور کھیل تماشا دکھایا جاتا ہے۔
گھر کی پہلی اینٹ رکھنا: گھر کی بنیاد رکھنا
ہل: کھیتی اور باغبانی کے لیے زمین تیار کرنے کا ایک مخصوص اوزار یا آلہ۔

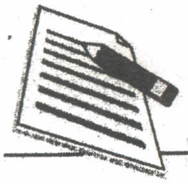

نوٹ

دن چڑھ آنا: سورج بلند ہوجانا، صبح کا وہ وقت جب دھوپ تھوڑی تیز اور گرم ہوجاتی ہے

سب سے پہلے ہل کس نے جوتا ہوگا
کوئی نہیں کہتا اب علوی جاگو بھی
دن چڑھ آیا اتنا کوئی سوتا ہوگا

○

دروازے پر پنجرے میں طوطا ہوگا
جھوٹے برتن گھر میں کوئی دھوتا ہوگا

22.2 متن کی تشریح

شاعر نے اس شعر میں جن خیالات اور احساسات کا بیان کیا ہے ان کا تعلق خود شاعر کی ذات اور اس کے گرد وپیش کے سماجی حالات سے ہے۔ دراصل شاعر ایک ترقی یافتہ عہد اور سوسائٹی میں اس قصباتی زندگی اور سماج کو یاد کررہا ہے جس میں اس نے اپنے بچپن کا زمانہ گزارا ہے۔ اس وقت کا منظر شاعر کی آنکھوں میں بسا ہوا ہے جب عام طور پر گھر کے دروازے پر پنجرے میں طوطا ہوا کرتا تھا اور گھر کے جھوٹے برتن گھر کی بڑی بزرگ شخصیت یعنی ماں دھویا کرتی تھی۔ گویا آج جب کہ شاعر گاؤں چھوڑ کر شہر کی ترقی یافتہ زندگی بسر کررہا ہے، اپنے بچپن کے قصباتی زمانے کو یاد کرکے ایک قسم کی لذت اور طمانیت محسوس کرتا ہے اور تصور کرتا ہے کہ وہاں زندگی آج بھی اسی نہج پر رواں دواں ہوگی۔

محمد علوی نے اس شعر میں اپنی ذاتی زندگی کے حوالے سے ماضی کی اور متوسط طبقے کی قصباتی زندگی کو بیان کیا ہے جس سے اس وقت کے معیار زندگی اور سماجی حالات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

22.3 زبان کے بارے میں

محمد علوی نے اس شعر میں نہایت آسان اور عام فہم زبان کا استعمال کیا ہے۔ الفاظ سادہ سلیس اور روزمرہ زندگی کے ہیں۔ کوئی مشکل اور ثقیل لفظ یا ترکیب نہیں استعمال نہیں کی گئی۔ طوطا لفظ توتا بھی لکھا جاتا ہے اور اب کثرت کے ساتھ یہی مستعمل ہے۔ طوطا (توتا) میں لاحقہ لگا کر کئی الفاظ بنتے ہیں جیسے طوطا چشم بمعنی بے وفا، بے مروت، توتے اڑنا یعنی ہوش اڑنا، حیرت زدہ ہونا، توتے کی طرح رٹنا یعنی بغیر سوچے سمجھے یاد کرنا۔ فنی اعتبار سے مطلع کے دونوں مصرعوں میں لفظ طوطا اور دھوتا قافیہ کے تصور پر آیا ہے اور دونوں مصرعوں میں یکساں لفظ ''ہوگا'' ردیف ہے۔

نوٹ

اب بھی گاؤں میں نوٹنکی آتی ہوگی
کٹھ پتلی کا کھیل اب بھی ہوتا ہوگا

22.4 متن کی تشریح

غزل کے مطلع کی طرح اس شعر میں محمد علوی نے گاؤں اور قصبے کی اسی مخصوص زندگی اور تہذیب وثقافت کی منظر کشی کی ہے جہاں عام لوگوں اور بچوں کی دلچسپی اور تفریح کا ذریعہ ریڈیو، ٹی۔ وی اور سنیما نہیں بلکہ نوٹنکی اور کٹھ پتلی کا کھیل تماشا ہوا کرتا تھا۔ اس طرح سے اس شعر میں بھی شاعر نے اپنے بچپن کے انہیں ایام کو پیش کیا ہے، جب وہ گاؤں میں رہتا تھا اور نوٹنکی اور کٹھ پتلی کے کھیل تماشوں سے دل بہلایا کرتا تھا۔ شاعر سوچتا ہے کیا وہ کھیل اب بھی ہوتے ہوں گے۔؟ اور یہ بھی خیال کرتا ہے کہ شاید ہوتے ہوں شعر کے لہجے میں خواہش تجسس اور افسردگی سبھی کچھ ہے۔

22.5 زبان کے بارے میں

غزل کے اس شعر میں بھی زبان عام فہم، صاف اور رواں ہے۔ الفاظ کا استعمال فن کاری سے کیا گیا ہے۔ لفظ کٹھ پتلی اور نوٹنکی محاورے کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے کسی کی کٹھ پتلی ہونا یعنی کسی دوسرے کے حکم کے تابع ہونا۔ کٹھ پتلی کی طرح ناچنا یعنی بہت زیادہ مصروف ہونا۔ اسی طرح نوٹنکی کرنا یعنی دکھاوے کے لیے کوئی کام کرنا۔

متن پر سوالات 22.1

1. اس غزل کا کون سا شعر مطلع ہے؟
   - (الف) پہلا شعر
   - (ب) دوسرا شعر
   - (ج) آخری شعر
   - (د) کوئی شعر نہیں
2. غزل کے دوسرے شعر میں کون سا لفظ قافیہ ہے؟
   - (الف) طوطا
   - (ب) دھوتا
   - (ج) نوٹنکی

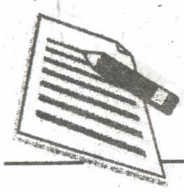

نوٹ

(د) ہوتا

3. اس غزل میں پیش کیے گئے خیالات کے بارے میں کون سی بات درست ہے؟

(الف) ان باتوں کا تعلق قصباتی زندگی سے ہے۔

(ب) ان اشعار میں شاعر نے شہری زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔

(ج) شاعر نے کسی بھی تہذیب کا نقشہ نہیں پیش کیا ہے۔

22.6 متن کی تشریح

پھر اپنا بچپن آنکھوں میں گھوم گیا
اک بچہ سکول میں پھر روتا ہوگا

اس شعر میں شاعر نے اپنے بچپن کے اس زمانے کو یاد کیا ہے جب وہ اسکول جایا کرتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسکول جانے یا اسکول سے آتے ہوئے بچوں کو دیکھ کر شاعر کو اپنا بچپن اور وہ اسکول یاد آنے لگتا ہے جہاں بچے اپنی خاص نفسیات اور مزاج کے تحت گھر کو یاد کر کے، بھوک پیاس، استاد کی سختی یا اپنی آزادی سلب ہونے کی وجہ سے روتے تھے۔ شاعر نے ان باتوں کو کچھ ایسے الفاظ میں بیان کیا ہے جس سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہونے لگتا ہے کہ اس تمام عمل میں وہ خود بھی شریک تھا۔

22.7 زبان کے بارے میں

اس شعر کی زبان بہت عام فہم اور سادہ ہے۔ شاعر نے اپنی بات بتانے کے لیے براہ راست انداز کی جگہ بالواسطہ پیرایہ اختیار کیا ہے لیکن پہلے مصرع میں لفظ ''پھر'' سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر شاعر خود اپنے بارے میں بھی کہنا چاہتا ہے۔ دوسرے مصرع میں لفظ ''اک'' اور ''سکول'' ایک اور اسکول کے لیے استعمال ہوا ہے۔ یہاں پر شعری ضرورت کے لیے الف حذف کر دی گئی ہے۔ شاعری میں اشعار کو بحر اور وزن پر لانے کے لیے ایسا کرنا درست ہے۔ آنکھوں میں گھومنا محاوراتی استعمال ہے جس کا مطلب ماضی کی یادوں یا گزری ہوئی باتوں کا ذہن میں آنا ہے۔ لفظ رونا سے محاورے بھی بنائے جاتے ہیں جیسے رونا رونا یعنی اپنی روئداد بیان کرنا۔ اندھے کے آگے رونا یعنی اپنی بات بیان کرنا بے کار وقت برباد کرنا۔

سارا جنگل بھرا ہوا ہے پیڑوں سے
جنگل میں بھی پیڑ کوئی بوتا ہوگا

22.8 متن کی تشریح

اس شعر میں شاعر نے دیہات سے تعلق رکھنے والے فطری مناظر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کی عام نفسیات اور مشاغل

نوٹ

بھی بیان کئے ہیں۔ عام طور پر دیہات اور قصبوں میں بچے کھلے میدان اور باغات میں کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ شاعر کو اپنے بچپن کا زمانہ یاد آتا ہے جب وہ دوسرے بچوں کے ساتھ جنگلوں میں پیڑ پودے لگایا کرتا تھا۔ شاعر جن مناظر اور ماحول کا ذکر کر رہا ہے وہ اس کے حافظے کا حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کو اپنی جڑوں سے وابستہ رکھنے کا وسیلہ بھی ہے۔ جنگل جو پہلے ہی درختوں اور پیڑ پودوں سے بھرا ہوتا ہے، اس میں پیڑ بونا شاعر کی مخصوص نفسیات اور حافظے کا غماز ہے۔

22.9 زبان کے بارے میں

اس شعر کا اندازِ بیان نثر کی خصوصیات سے بھرپور ہونے کی وجہ سے بے حد سلیس اور عام فہم ہے۔ شاعر نے پیڑ بونا استعمال کیا ہے۔ پیڑ اس درخت کو کہتے ہیں جس میں تنا ہوتا ہے۔ یہاں پیڑ بونے سے مراد نئے پیڑ لگانا ہے۔ اصل میں بیج بونا کہتے ہیں۔ یہاں پر شعر رعایت سے پیڑ بونا استعمال کیا گیا ہے۔

دوسرے مصرعے میں ایک معصومانہ تجسس اور خود کلامی کی کیفیت ہے گویا شاعر خود اپنے آپ سے استفسار کر رہا ہو۔ لہجہ بڑا معنی خیز ہے۔

متن پر سوالات 22.2

1. آنکھوں میں بچپن گھوم گیا میں کس زمانے کی طرف اشارہ ہے؟
   - (الف) ماضی
   - (ب) حال
   - (ج) مستقبل

2. شعر میں بچہ کے کس جگہ رونے کا ذکر ہے۔
   - (الف) گھر میں
   - (ب) سڑک پر
   - (ج) میدان میں
   - (د) اسکول میں

3. جنگل میں ''پیڑ بونے'' سے کیا مراد ہے؟
   - (الف) پیڑ کاٹنا
   - (ب) پیڑ لگانا
   - (ج) جنگل کے پیڑ پودے گھر لے جانا
   - (د) جنگل میں اضافہ کرنا

نوٹ

22.10 متن کی تشریح

کس نے گھر کی پہلی اینٹ رکھی ہوگی
سب سے پہلے ہل کس نے جوتا ہوگا

ظاہری طور پر اس شعر میں کھیتی کی ابتدا اور گھر کی تعمیر سے متعلق مضمون بیان کیا گیا ہے لیکن معنوی اعتبار سے یہ شعر تخلیق کائنات اور دنیا میں حضرت آدم کی آمد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ''گھر کی پہلی اینٹ رکھنا'' دنیا میں انسان کی پہلی بار بود و باش اختیار کرنے اور ''ہل جوتنا'' دنیا میں زندگی گزر بسر کرنے کے لیے وسائل کی تلاش کرنے کی جانب اشارہ ہے اور یہ کام دنیا میں حضرت آدم کے آنے سے شروع ہوا تھا۔

22.11 زبان کے بارے میں

اس شعر میں گھر کی پہلی اینٹ رکھنا ایک محاورہ ہے، جس سے مراد گھر کی بنیاد رکھنا ہے اور اس سے مراد دنیا میں آدمؑ کی آمد ہے۔ زبان و بیان کے اعتبار سے یہ شعر بہت سلیس اور بلیغ ہے۔ استفہامیہ یا سوالیہ انداز نے شعر کو معنوی تہہ داری اور حسن کی کیفیت سے ہمکنار کر دیا ہے۔ پہلا ہل جوتنے سے مراد زمین کی پہلی کھیتی یعنی کاشتکاری کی ابتدا ہے۔ اور اس سے دنیا میں زندگی کے وسائل کی طرف اشارہ ہے۔

کوئی نہیں کہتا اب علویؔ جاگو بھی
دن چڑھ آیا اتنا کوئی سوتا ہوگا

22.12 متن کی تشریح

مقطع میں شاعر نے خالص ذاتی حوالے سے کام لیتے ہوئے پوری غزل میں پیش کی گئی فضا کو نقطۂ عروج پر پہنچا دیا ہے اور بچپن سے وابستہ انہیں یادوں سے مربوط کر دیا ہے جن سے غزل شروع ہوئی تھی۔ شاعر اپنے بچپن کے ان ایام کو یاد کر رہا ہے جب وہ دیر تک سوتا تھا اور اس کی ماں اس کو بار بار جگایا کرتی تھی۔ شاعر کا کہنا ہے کہ اب جب کہ وہ بڑا اور؟؟؟ ہو چکا ہے۔ اب دیر تک سونے پر کوئی جگانے والی شخصیت موجود نہیں ہے۔

22.13 زبان کے بارے میں

پیرایۂ اظہار کے اعتبار سے اس شعر کی زبان نثر کے قریب ہونے کی وجہ سے بہت سلیس اور عام فہم ہے جس کی وجہ سے شعر میں

نوٹ

سہل ممتنع کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے سہل ممتنع محمد علوی کی شاعری کی عمومی خصوصیت ہے اور ان کی بیشتر غزلوں میں پائی جاتی ہے۔ جب کسی شعر میں ایسے بیانات پیش کیے جائیں جو بہت سادہ، عام فہم اور رواں ہو اور جس پر قاری یا سامع کو یہ گمان گزرے کہ ایسا تو میں بھی کہہ سکتا ہوں مگر جب کوشش کرے تو اس کے لیے ایسا کرنا آسان نہ ہو۔ شعر کی اس خصوصیت کو ''سہل ممتنع کہتے ہیں۔ محمد علوی کی زیر مطالعہ پوری غزل سہل ممتنع کی خصوصیت سے بھرپور ہے۔ اس شعر میں شاعر نے اپنا تخلص ''علوی'' استعمال کیا ہے۔ اس لیے یہ شعر مقطع کا شعر ہے۔ دن چڑھ آیا محاورہ ہے جس سے مراد سورج بلند ہونا اور تیز دھوپ نکل آنا ہے۔

متن پر سوالات 22.3

1. گھر کی پہلی اینٹ رکھنے کا مطلب ہے۔
   (الف) گھر بنانا
   (ب) گھر کی بنیاد رکھنا
   (ج) گھر کی دیوار کھڑی کرنا
   (د) گھر ڈھانا

2. ہل جوتنے سے مراد ہے؟
   (الف) فصل کاٹنا
   (ب) فصل بونے کے لیے زمین تیار کرنا
   (ج) فصل بونا
   (د) فصل کی سینچائی کرنا

3. مقطع اس شعر کو کہتے ہیں، جس میں:
   (الف) شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے
   (ب) دونوں مصرعوں میں قافیہ ردیف ہوتا ہے
   (ج) غزل کا آخری شعر ہوتا ہے
   (د) سہل ممتنع ہو

22.14 انداز بیان

محمد علوی کا شمار اردو کے جدید شعرا میں ایک اہم اور نمایندہ شاعر کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ ان کا کلام نظموں اور غزلوں دونوں پر

نوٹ

مشتمل ہے اور انہیں دونوں پر دسترس حاصل ہے۔ زیر مطالعہ غزل محمد علوی کی غزلیہ شاعری کا نمائندہ ہے اور اپنے انداز۔ زبان و بیان لفظیات اور پیرایۂ اظہار کے لحاظ سے ان کی شاعری کی تمام خصوصیات کی بھرپور ترجمانی کرتی ہے۔ محمد علوی کی غزلوں میں عام فہم الفاظ، رواں اور سلیس بیانات اور پیش کردہ فضا اور ماحول سے مناسبت رکھنے والے الفاظ غزل کو ابلاغ اور ترسیل کے جملہ لوازمات سے ہمکنار کرتے ہیں۔ زیر مطالعہ غزل میں پنجرہ، دروازہ، جھوٹا برتن، نوٹنکی، کٹھ پتلی، پیڑ بونا، ہل جوتنا وغیرہ الفاظ میں غزل کو پیش کردہ تہذیبی وسماجی پس منظر سے بھرپور وابستگی کی بنا پر قابل توجہ بنا دیا ہے۔

آپ نے کیا سیکھا

- بچپن اور ماضی کی یادیں انسان کے ذہن سے کبھی محو نہیں ہوتی ہیں۔
- پہلے زمانے میں گاؤں اور قصبوں میں دلچسپی اور تفریح کا اہم ذریعہ نوٹنکی اور کٹھ پتلی کا کھیل تھا۔
- دیہی اور قصباتی تہذیب میں بڑوں اور بزرگوں کو ایک خاص متبرک مقام حاصل تھا اور ان کا بڑا احترام کیا جاتا تھا۔
- محمد علوی کی شاعری میں عام حالات اور مسائل عمومی انداز میں بیان ہوئے ہیں۔
- محمد علوی کی شاعری میں ''سہل ممتنع'' کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔
- ماضی کے حوالوں سے حال کی منظر نگاری محمد علوی کی شاعری کی عمومی خصوصیت ہے۔
- مشکل الفاظ سے گریز محمد علوی کی امتیازی خوبی ہے۔
- محمد علوی محسوسات کے شاعر ہیں، مگر وہ اپنے محسوسات براہِ راست بیان نہیں کرتے بلکہ کسی نہ کسی حوالے سے پیش کرتے ہیں۔

22.18 اختتامی سوالات

1. زیر مطالعہ غزل کے مطلع اور مقطع کے اشعار کی تشریح اپنے لفظوں میں کیجیے۔
2. گاؤں اور قصبوں میں بچوں کی دلچسپی کے کھیل تماشوں کی ایک فہرست بنائیے۔
3. غزل کے بارے میں اپنے خیالات ایک پیراگراف میں تحریر کیجیے۔
4. محمد علوی کی شامل نصاب غزل میں استعمال قافیوں کی ایک فہرست تیار کیجیے۔
5. محمد علوی کی شاعری کے بارے میں اپنے تاثرات قلم بند کیجیے۔
6. اس غزل کے پانچویں شعر کی تشریح اس طرح کیجیے کہ اس کا تہذیبی اور سماجی پس منظر بھی واضح ہو جائے۔

نوٹ

7. زیرنظر غزل میں کھیت جوتنے اور پیڑ بونے کا کیا مطلب ہے وضاحت کیجیے۔

8. مقطعے اور مطلعے میں فرق کی واضح کیجیے۔

22.15 مزید مطالعہ

محمد علوی کے کلیات ''رات ادھر اُدھر روشن'' سے اپنی پسند کی ایک ایسی نظم اور ایک ایسی غزل کا انتخاب کیجیے جن میں آپ کے نصاب میں شامل غزل کے مضامین موجود ہوں اور ان کی تفہیم وتشریح کیجیے۔

متن پر سوالات کے جوابات

22.1
1. الف
2. د
3. الف

22.2
1. الف
2. د
3. ب

22.3
1. ب
2. ب
3. الف

ماڈیول -4 نظم کی دیگر اصناف

سبق نمبر	عنوان		
23-	نظم کی دیگر اصناف۔	(تاریخ)	
24-	سوداؔ	(قصیدہ)	فجر ہوتے جو گئی آج میری آنکھ جھپک
25-	مرزا دبیرؔ	(مرثیہ)	ہر اک قدم پہ سوچتے تھے سبطِ مصطفیٰ
26-	مرزا شوقؔ	(مثنوی)	جائے عبرت سرائے فانی ہے
27-	فراقؔ اور تلوک چند محرومؔ	(رباعیات)	
28-	اختر انصاری	(قطعات)	فطرت، دھوپ اور مینہ، آلامِ روزگار، دل کا باغ

فہرست

کتاب نمبر 2

ماڈیول 4- نظم کی دیگر اصناف

صفحہ نمبر	عنوان			سبق نمبر
77			نظم کی دیگر اصناف۔ (تاریخ)	23۔
91	فجر ہوتے جو گئی آج میری آنکھ جھپک	(قصیدہ)	سوداؔ	24۔
103	ہر اک قدم پہ سوچتے تھے سبطِ مصطفیٰ	(مرثیہ)	مرزا دبیرؔ	25۔
111	جائے عبرت سرائے فانی ہے	(مثنوی)	مرزا شوقؔ	26۔
121			فراقؔ اور تلوک چند محروم (رباعیات)	27۔
131			اخترؔ انصاری (قطعات) فطرت، دھوپ اور مینہ، آلامِ روزگار، دل کا باغ	28۔